موتھو کا خواب
کاماکشی بالاسبرامنین
NEHRU
BAL PUSTAKALAYA

ہلا اردو ایڈیشن 1993 (ساکا 1914)

Muthu's Dreams (*Urdu*

ہمت 9.50
ISBN 81-237-0195-(
اشر: ڈائریکٹر نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا
A-5 گرین پارک، نئی دہلی 110016

نہرو بال پُستکالیہ

موتھو کا خواب

مصنّف
کاماکشی بالاسبرامنین

مصوّر
تپس گوہا

مترجم
ایس۔ اے۔ رحمٰن

نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا

موتھو ایک چھوٹا سا لڑکا تھا۔
وہ اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کے ساتھ
ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں رہتا تھا۔
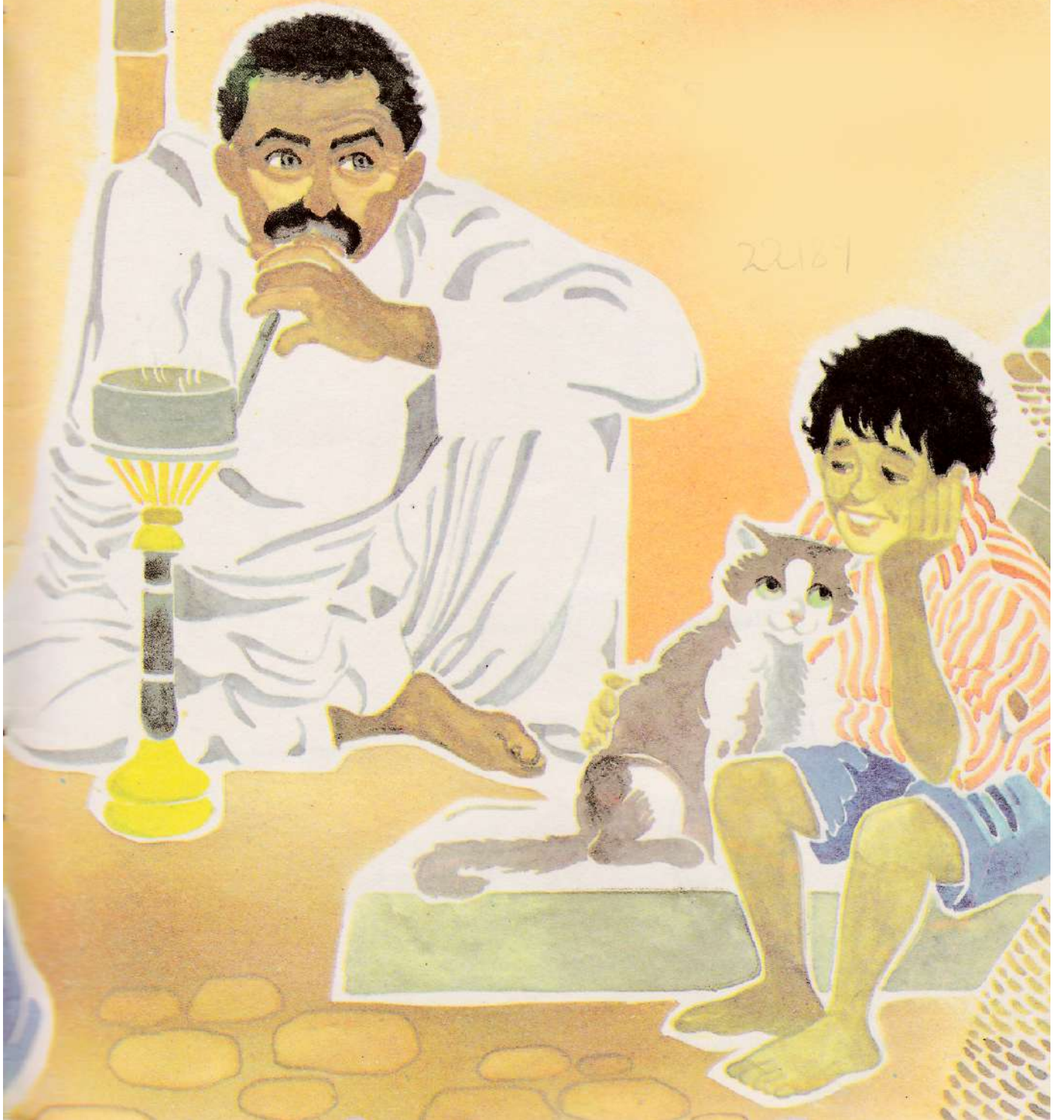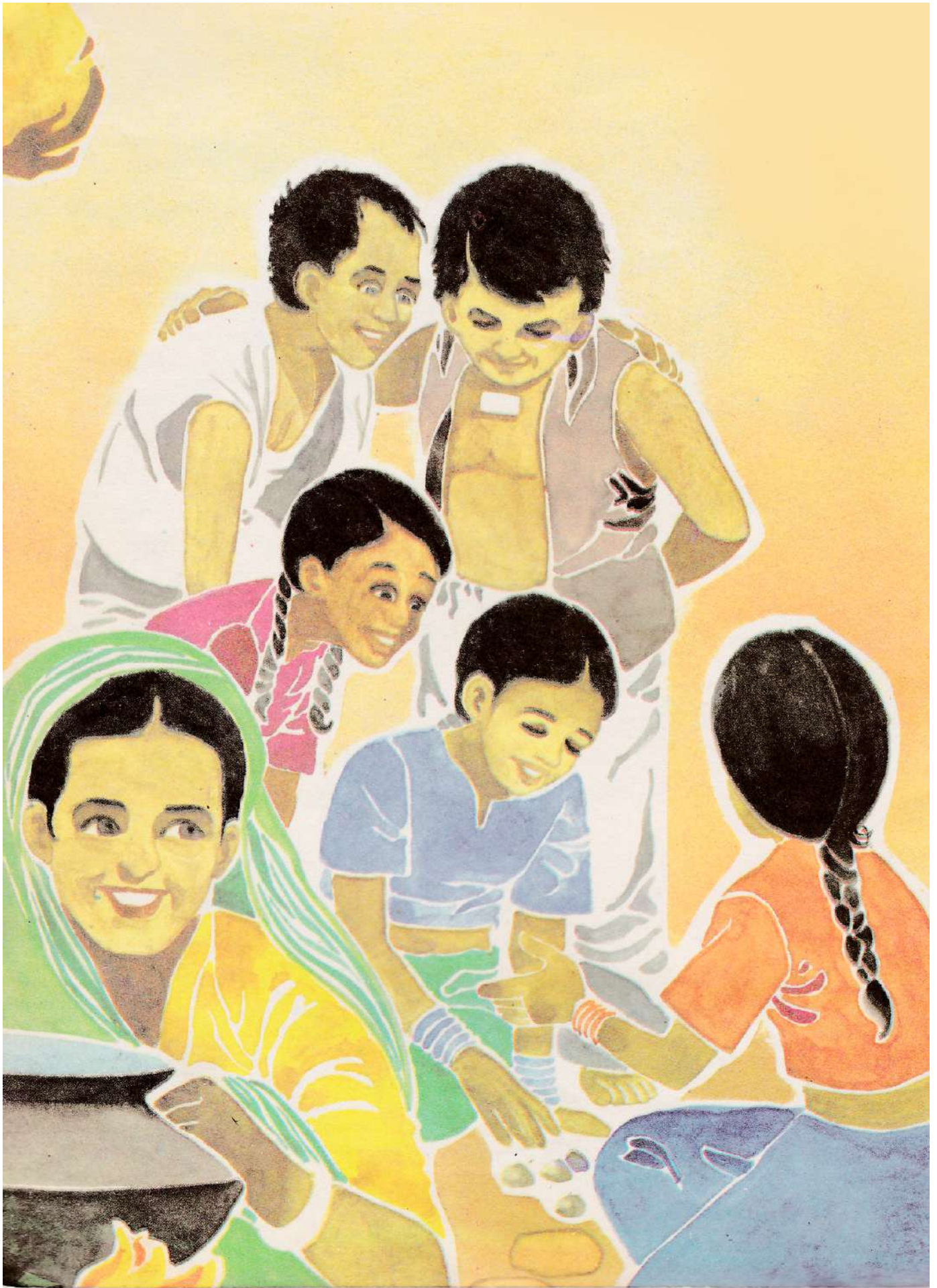
ہر صبح ماں اور باپ دونوں ہی کھیتوں میں کام کرنے کے لیے چلے جاتے تھے،
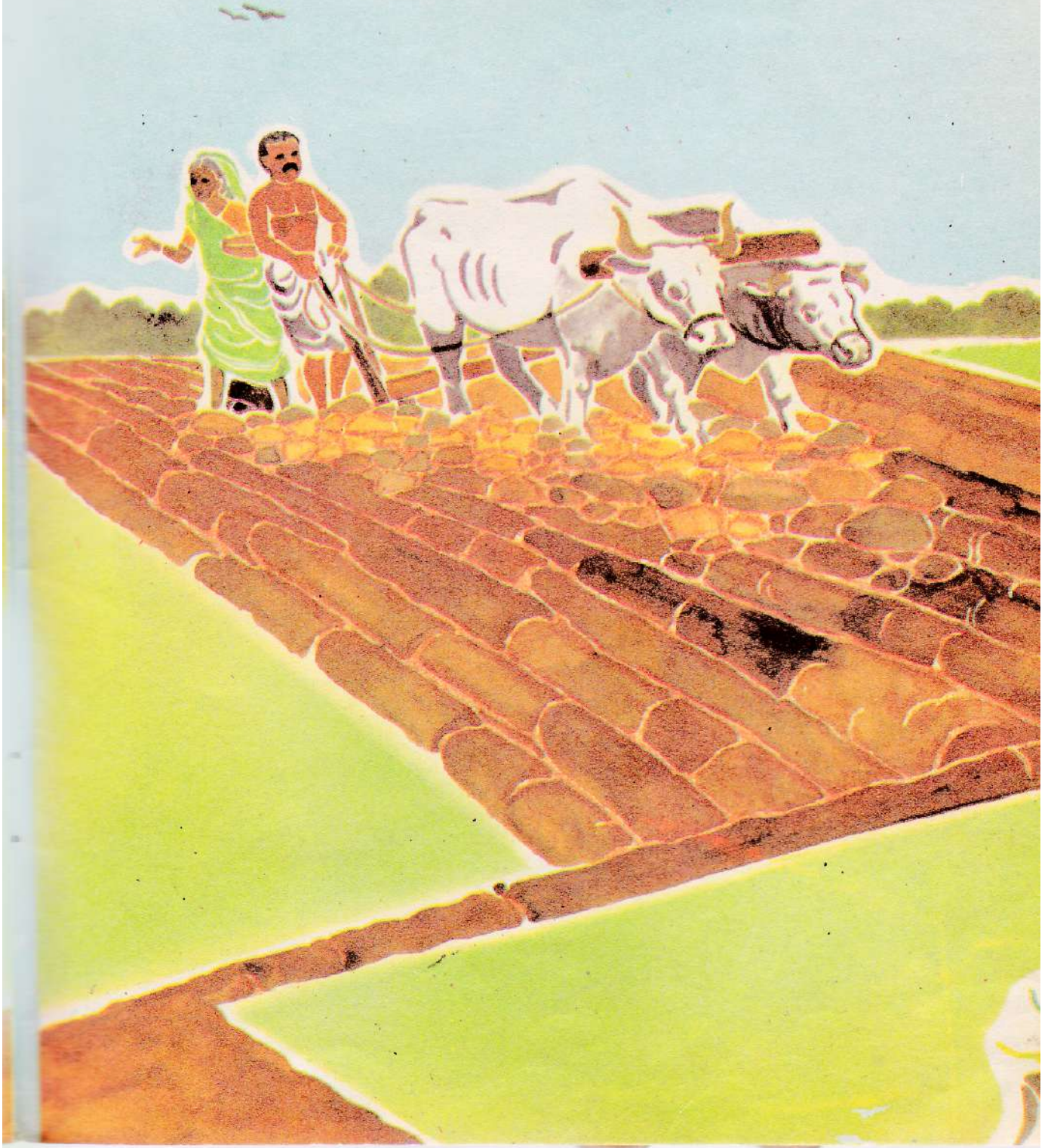
بھائی زمیندار کے مویشی چُرانے کے لیے نِکل جاتے تھے۔
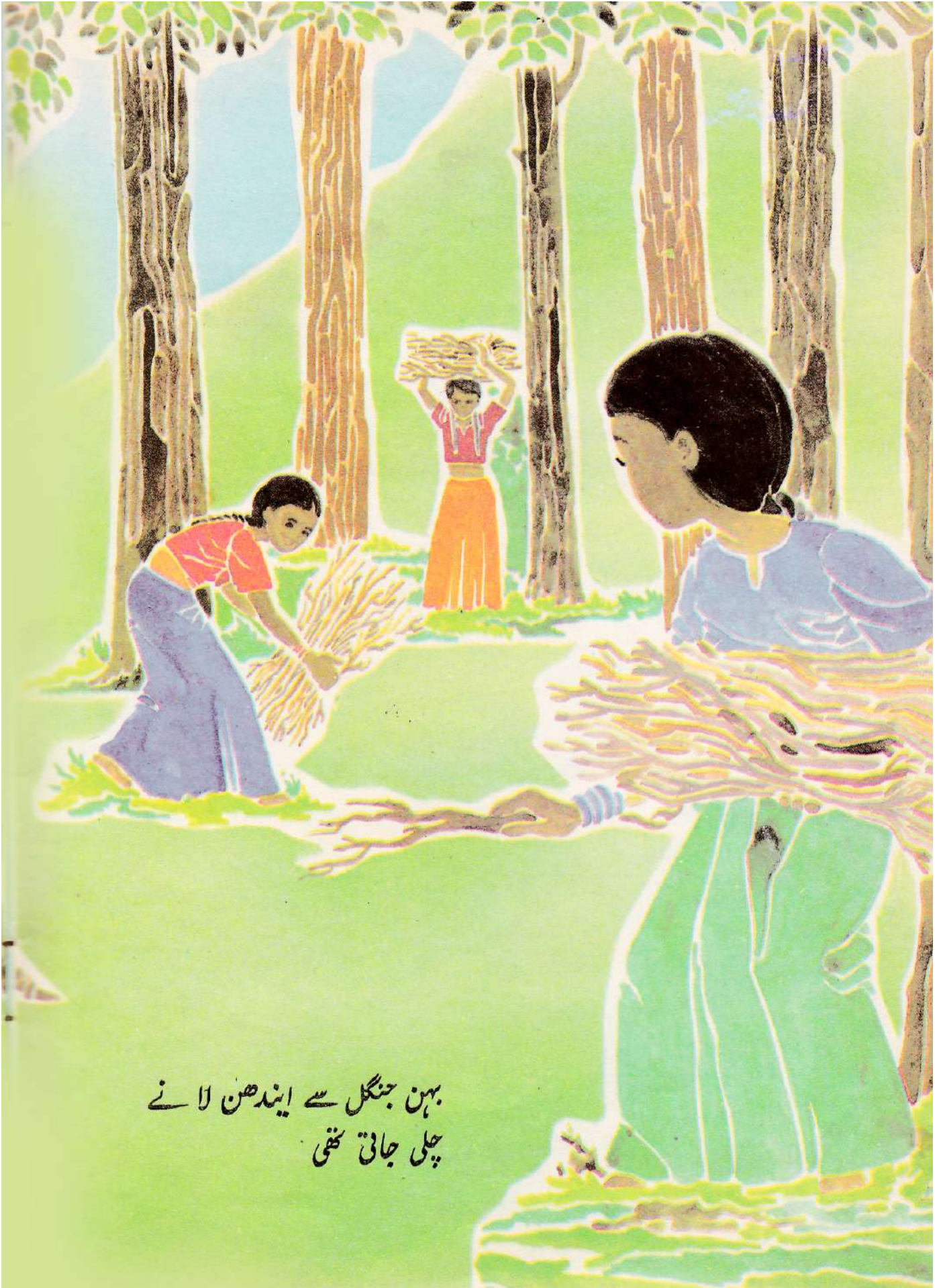
بہن جنگل سے ایندھن لانے
چلی جاتی تھی
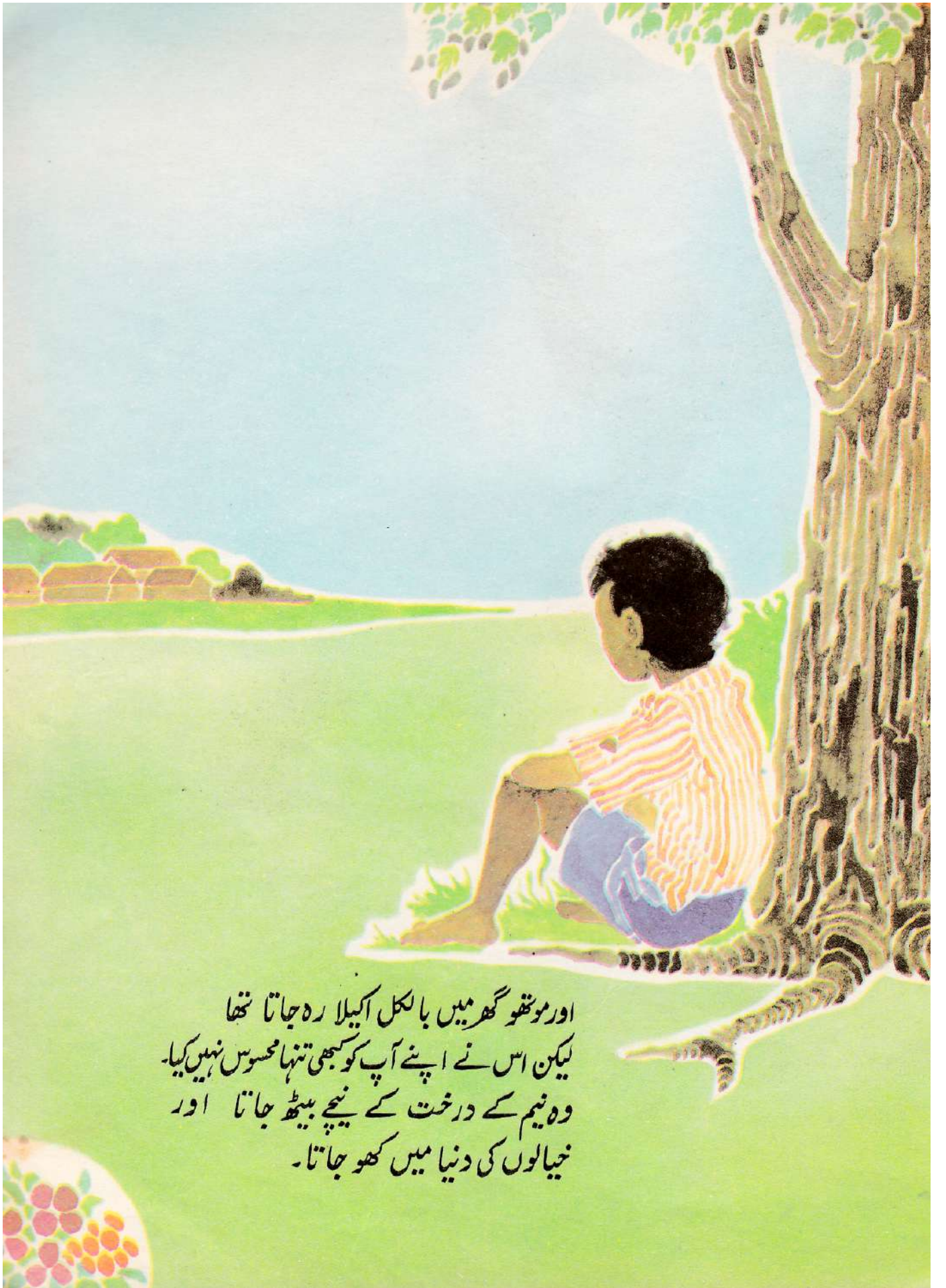
اورموتھو گھر میں بالکل اکیلا رہ جاتا تھا
لیکن اس نے اپنے آپ کو کبھی تنہا محسوس نہیں کیا۔
وہ نیم کے درخت کے نیچے بیٹھ جاتا اور
خیالوں کی دنیا میں کھو جاتا۔

ایک دن اس نے ایک پرندہ
کو اُڑتا ہوا دیکھا تو وہ ہوا
میں اُڑنے کے خواب دیکھنے لگا۔

جب اس نے تالاب میں مچھلیاں دیکھیں تو وہ پانی میں غوطہ مارنے،
تیرنے اور مچھلیوں کے ساتھ کھیلنے کے خواب دیکھنے لگا۔
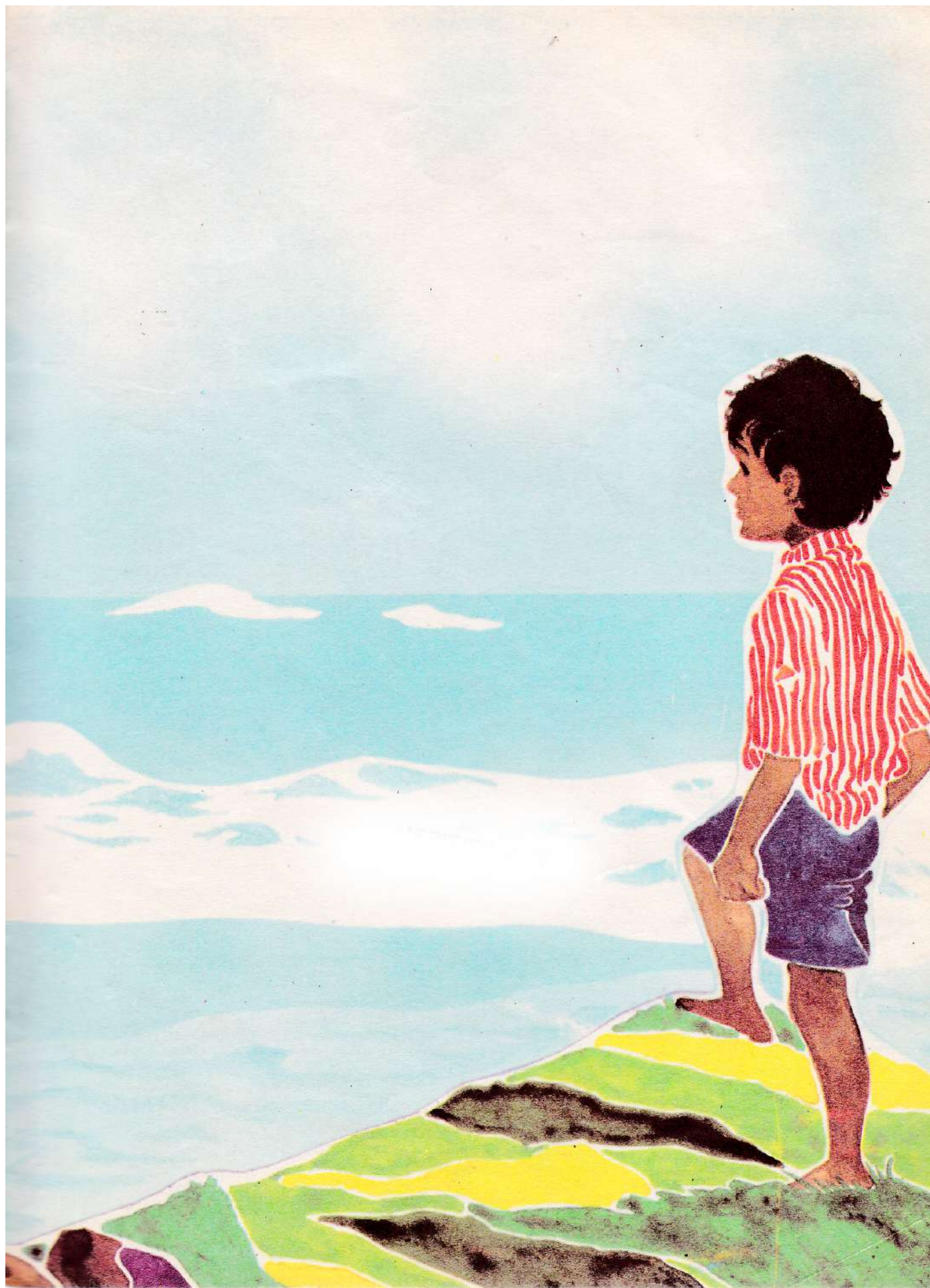
جب اس نے سمندر میں اونچی اونچی لہریں اُٹھتے دیکھیں تو اس نے تصور کیا کہ جیسے وہ سمندر پار کر کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا ہے، یہ دیکھنے کے لیے کہ وہاں کیا کچھ ہے۔
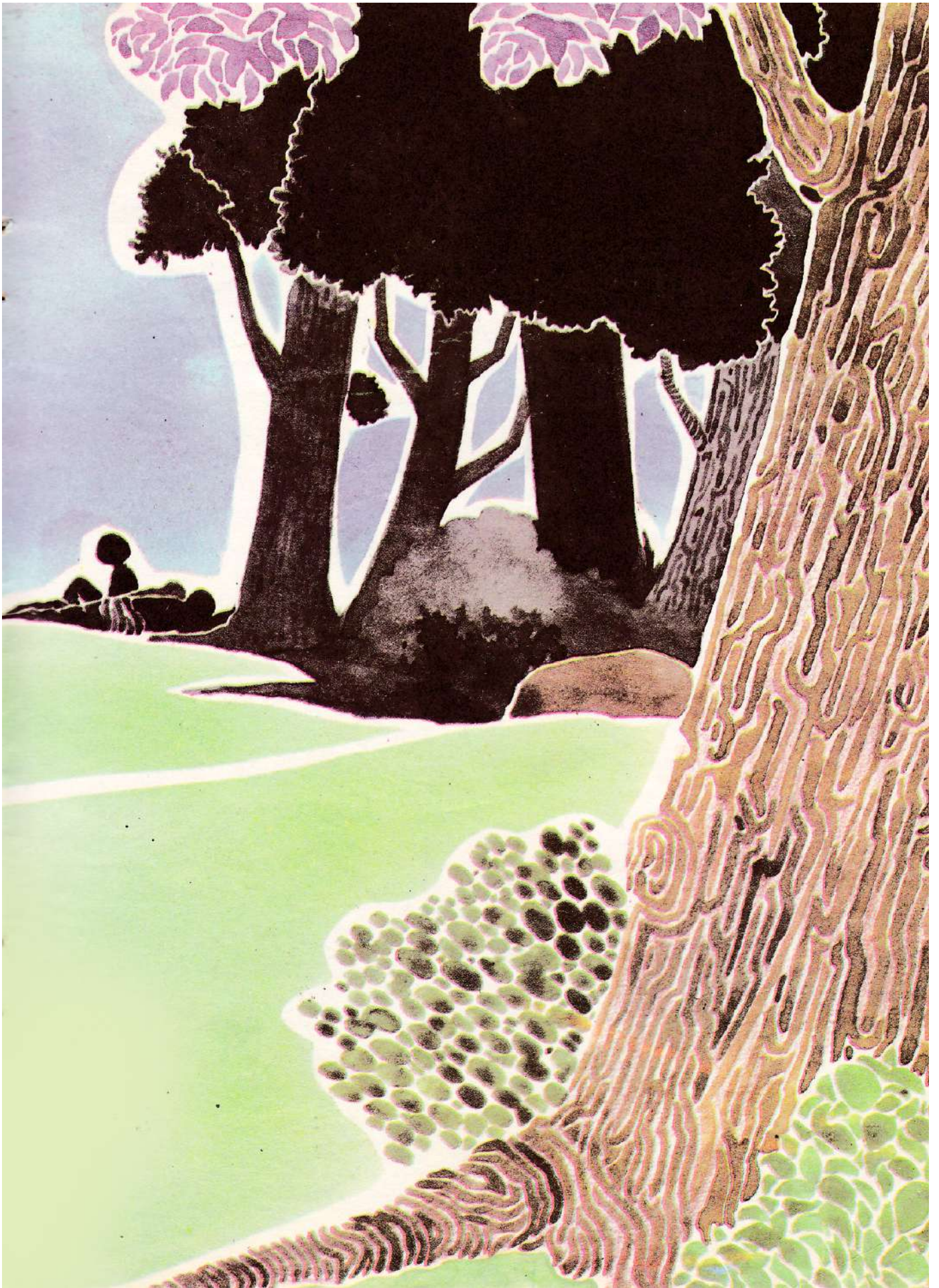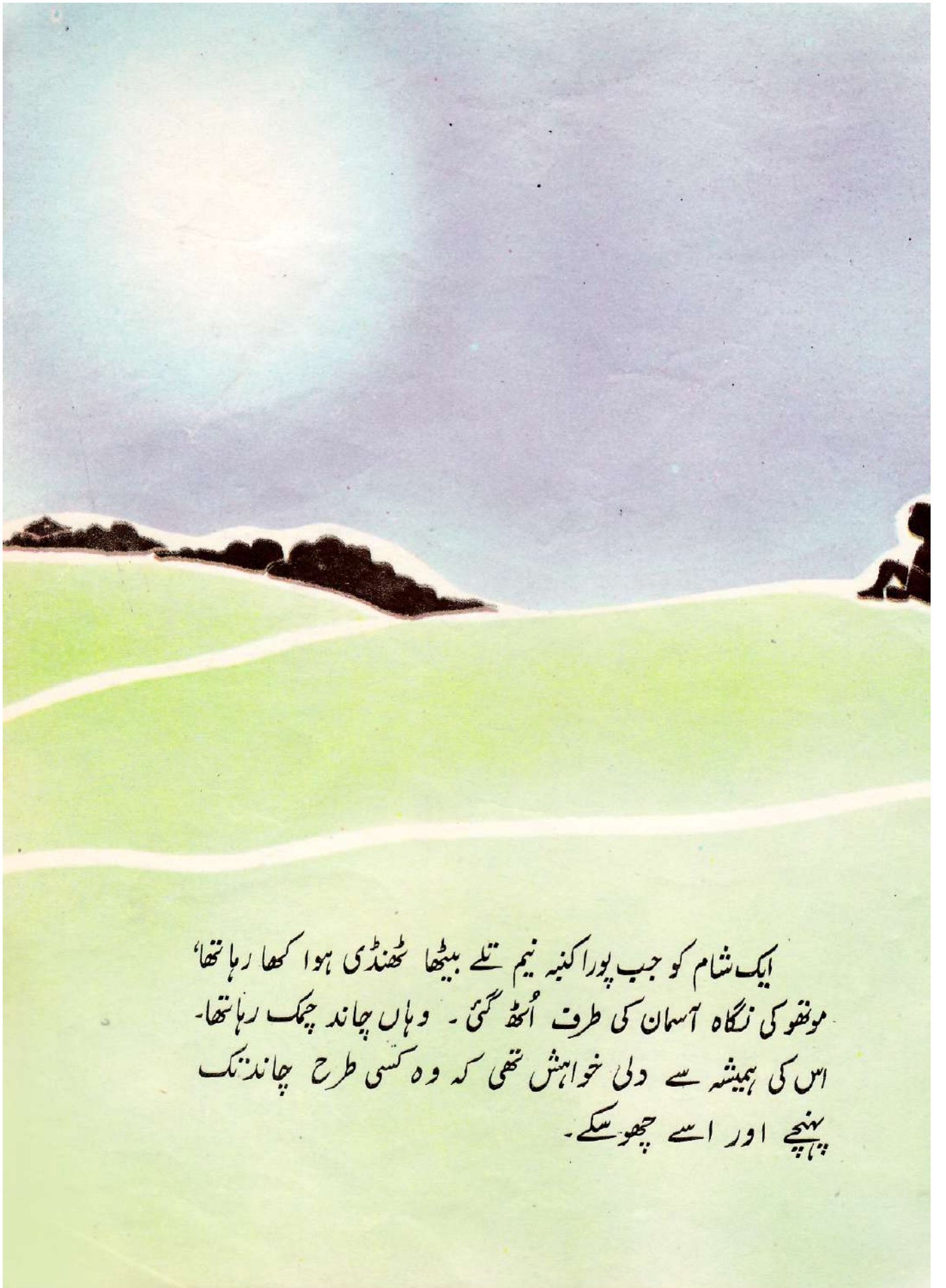
ایک شام کو جب پورا کنبہ نیم تلے بیٹھا ٹھنڈی ہوا کھا رہا تھا،
مونھو کی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھ گئی۔ وہاں چاند چمک رہا تھا۔
اس کی ہمیشہ سے دلی خواہش تھی کہ وہ کسی طرح چاند تک
پہنچے اور اسے چھو سکے۔

موتھو نے اپنی خواہشیں اپنے باپ کو بتائیں۔ باپ نے کہا:
" انسان نہ تو اُڑ سکتے ہیں اور نا پانی کے اندر رہ سکتے ہیں
اور ناہی تیر کر سمندر پار کر سکتے ہیں کیونکہ وہ بہت وسیع ہوتا ہے

اور آدمی چاند کو بھی نہیں چھو سکتا۔ تم خواب دیکھنا چھوڑ دو اور
اب جاکر سو جاؤ۔"

موتھو نے اپنے بھائیوں کو اپنے خواب بتائے۔ انھوں
نے اس کی ہنسی اُڑائی "ہا، تم ہماری طرح تیز دوڑ
تو سکتے نہیں لیکن ہوا میں اُڑنا چاہتے ہو! ہا، ہا!"
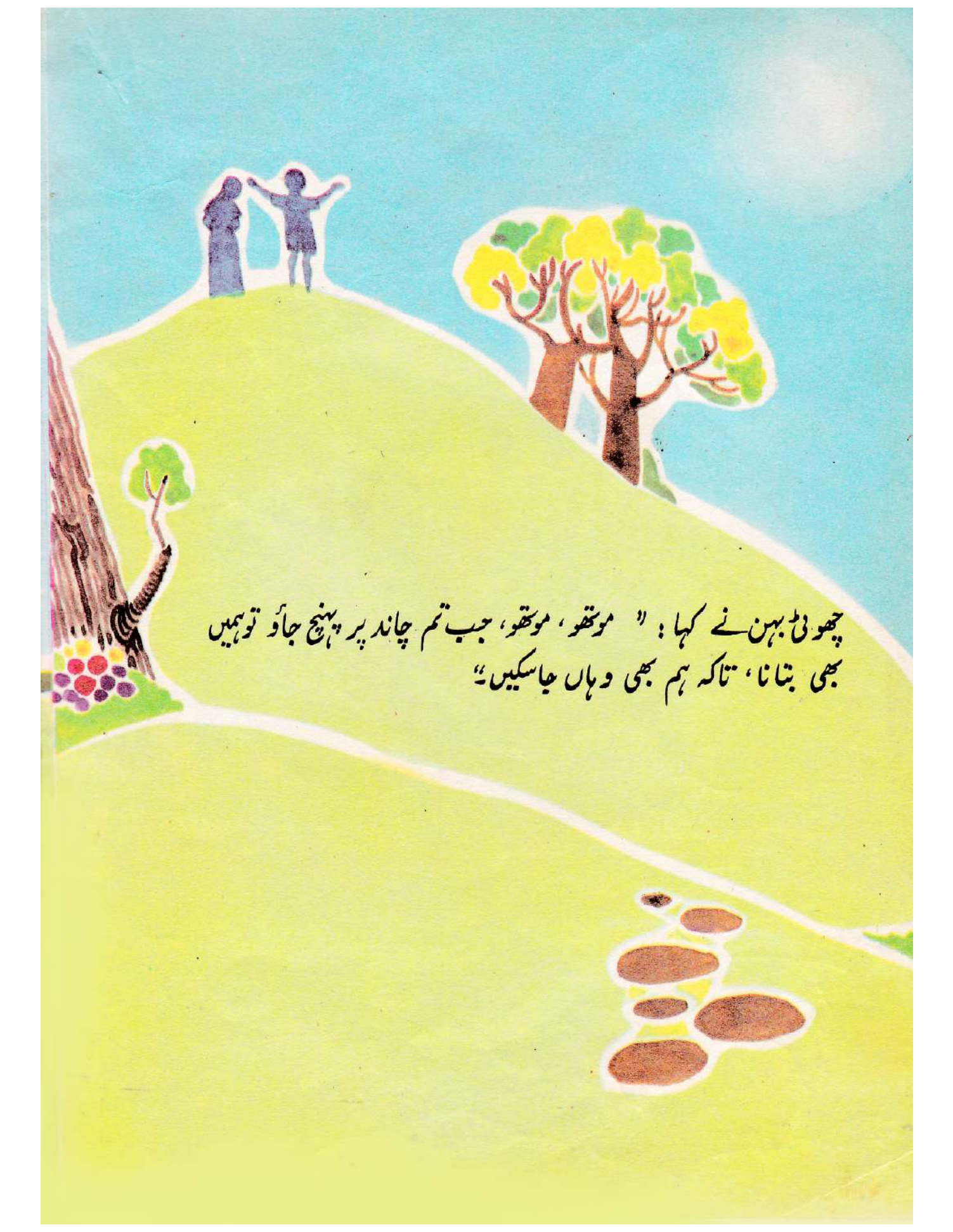
موتھو نے بہنوں سے اپنے خواب
بیان کیے۔ بڑی بہن نے کہا:
"موتھو، موتھو، جب تم اُڑنا سیکھ
لو تو مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلنا"

چھوٹی بہن نے کہا : " موتھو، موتھو، جب تم چاند پر پہنچ جاؤ تو ہمیں
بھی بتانا، تاکہ ہم بھی وہاں جاسکیں۔"

منجھلی بہن نے کہا: "موتھو، میں تمہارے
جیسے خواب کیوں نہیں دیکھ پاتی ؟"
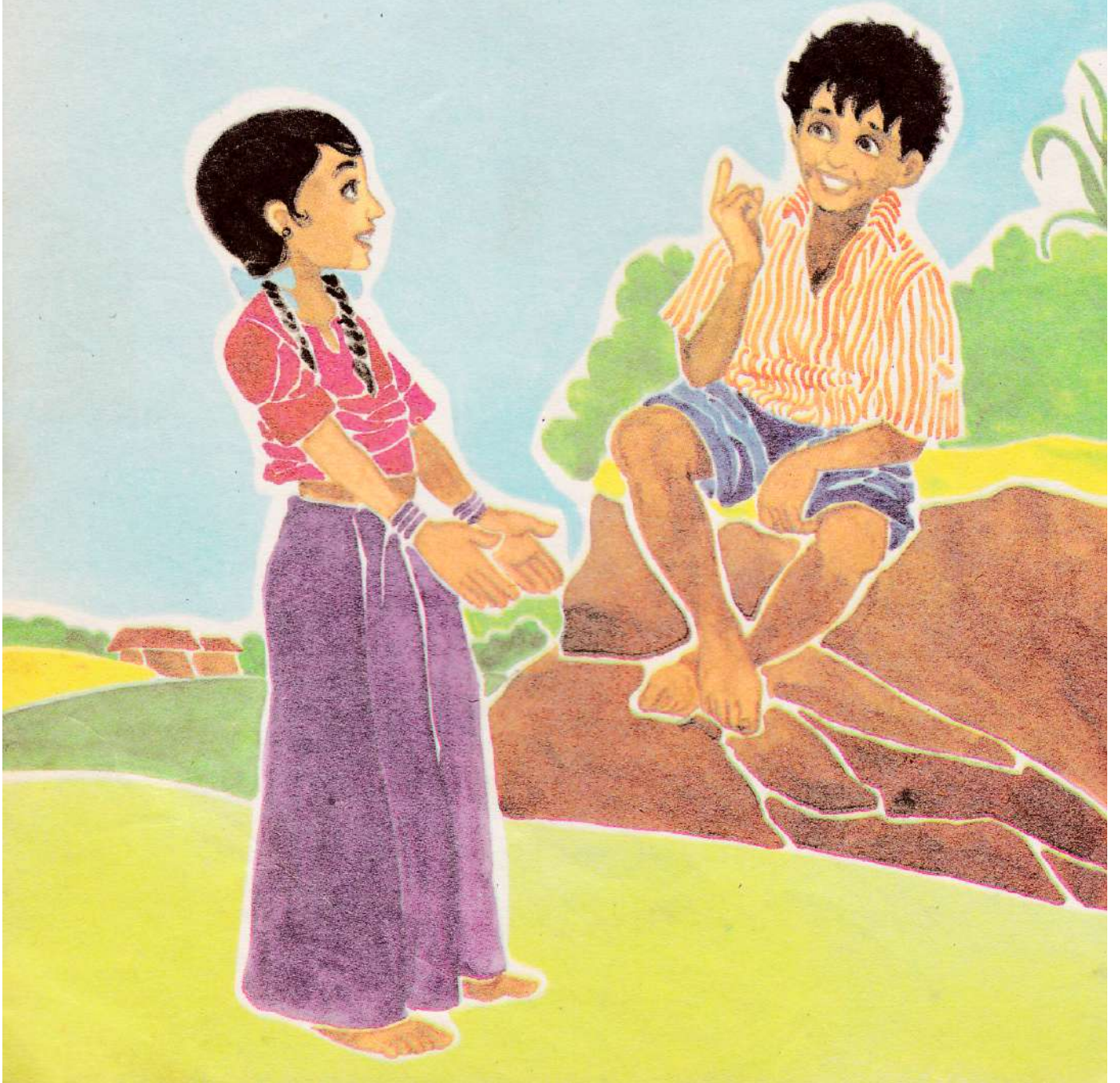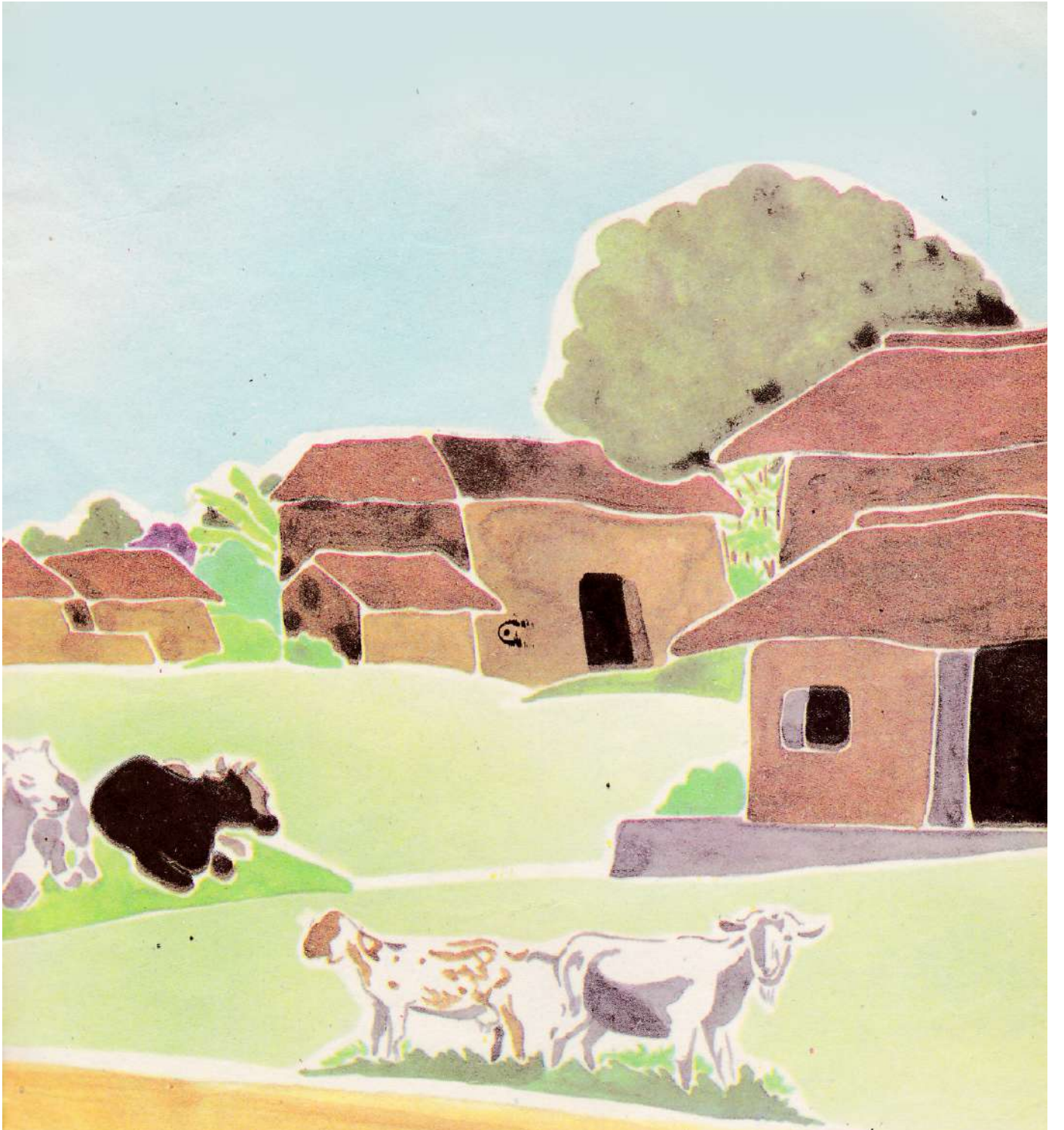
ایک دن ایک آدمی گاؤں میں آیا۔ اس کے پاس ایک تھیلا اور
چند کتابیں تھیں۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک استاد ہے۔ اس نے اسی
نیم کے پیڑ کے نیچے اپنا اسکول لگایا، جہاں بیٹھ کر موتھو خواب دیکھا کرتا تھا۔
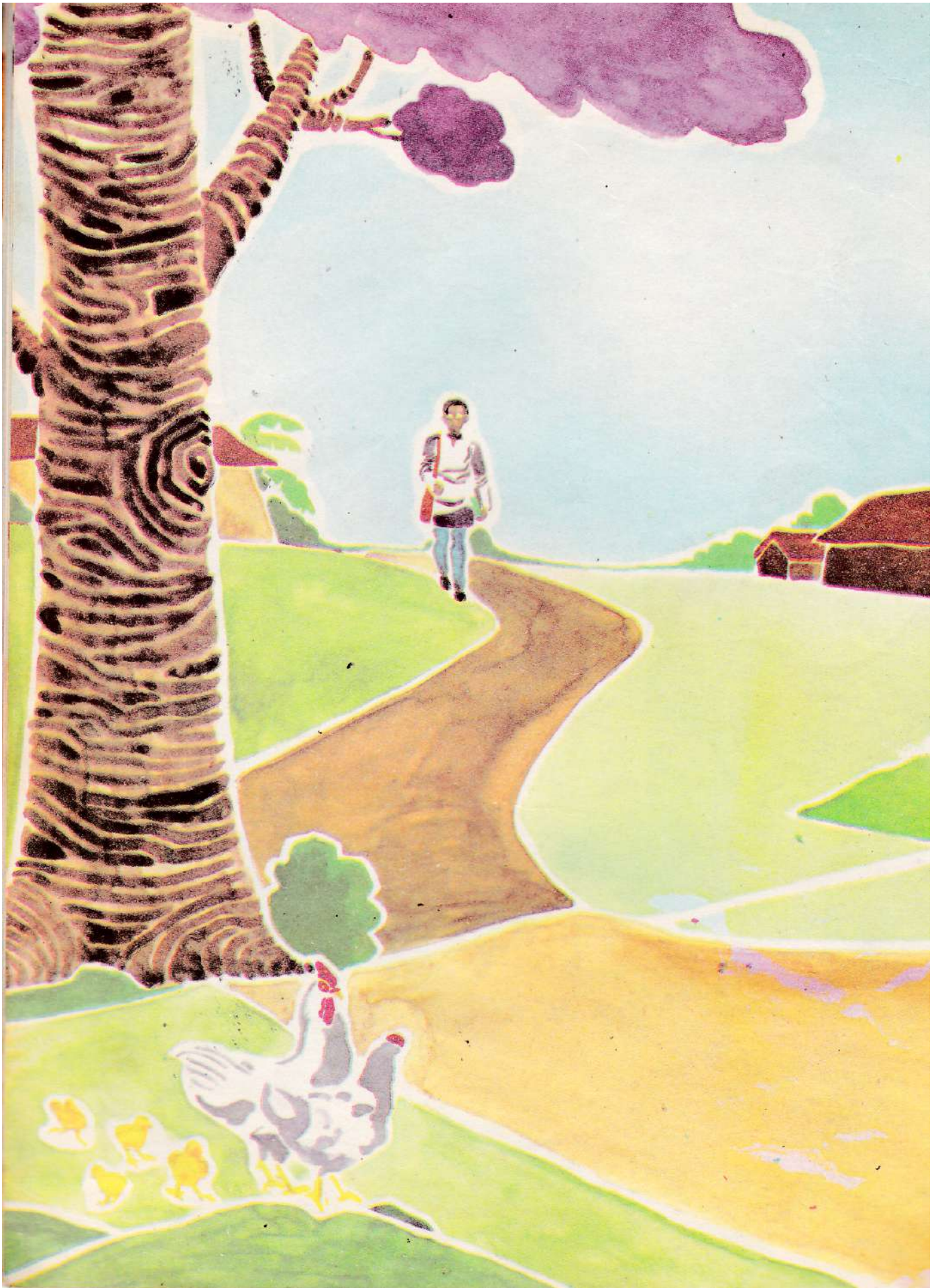
استاد نے موتھو کو بہت سی نئی باتیں بتائیں۔ اس نے موتھو کو لکھنا
پڑھنا سکھایا، تصویریں بنائی، ان میں رنگ بھرنا اور گیت گانا سکھایا۔

اس نے موتھو اور دوسرے بچوں کو
حیرت انگیز کہانیاں سنائیں۔
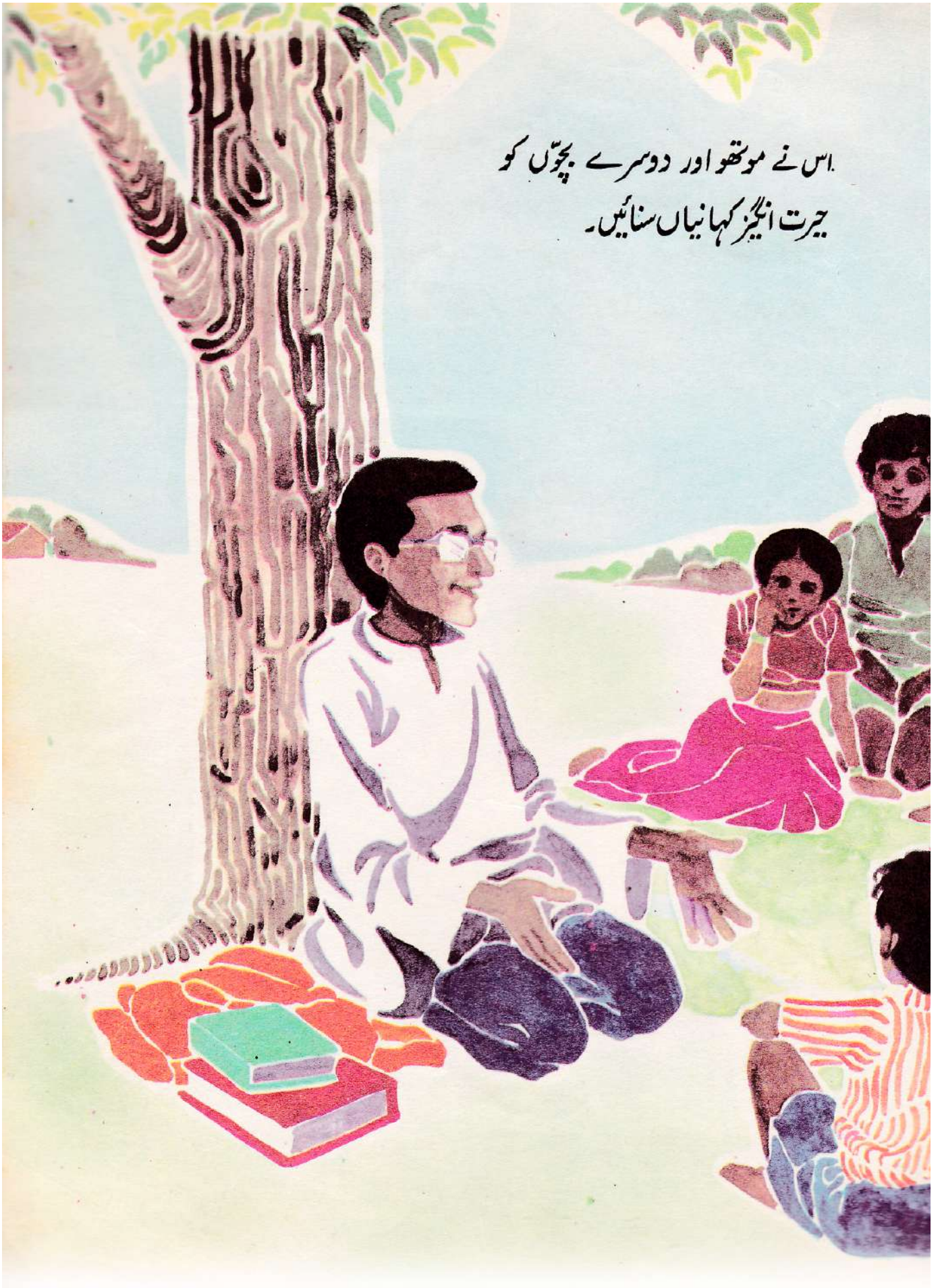
موتھو کو اپنا استاد بہت پسند آیا۔ موتھو نے اپنے خواب اس کو بھی سنائے۔ استاد نے سب کچھ غور سے سنا اور کہا:
"موتھو، بھلے ہی تمہارے پنکھ نہ لگیں مگر تم یقیناً اُڑ سکتے ہو۔ ہوائی جہاز میں بیٹھ کر تم پرندوں سے بھی اونچا پہنچ جاؤ گے۔

تم گہرے پانی میں نہیں رہ سکتے لیکن پن ڈبیوں میں بیٹھ کر گہرے سے
گہرے پانیوں میں پہنچ سکتے ہو۔

اور اگر تم یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ سمندر کے دوسرے سرے پر کیا ہو رہا
ہے تو پانی کے جہاز میں بیٹھ کر تم وہاں پہنچ سکتے ہو اور تمہیں
لہروں کے اتار چڑھاؤ سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
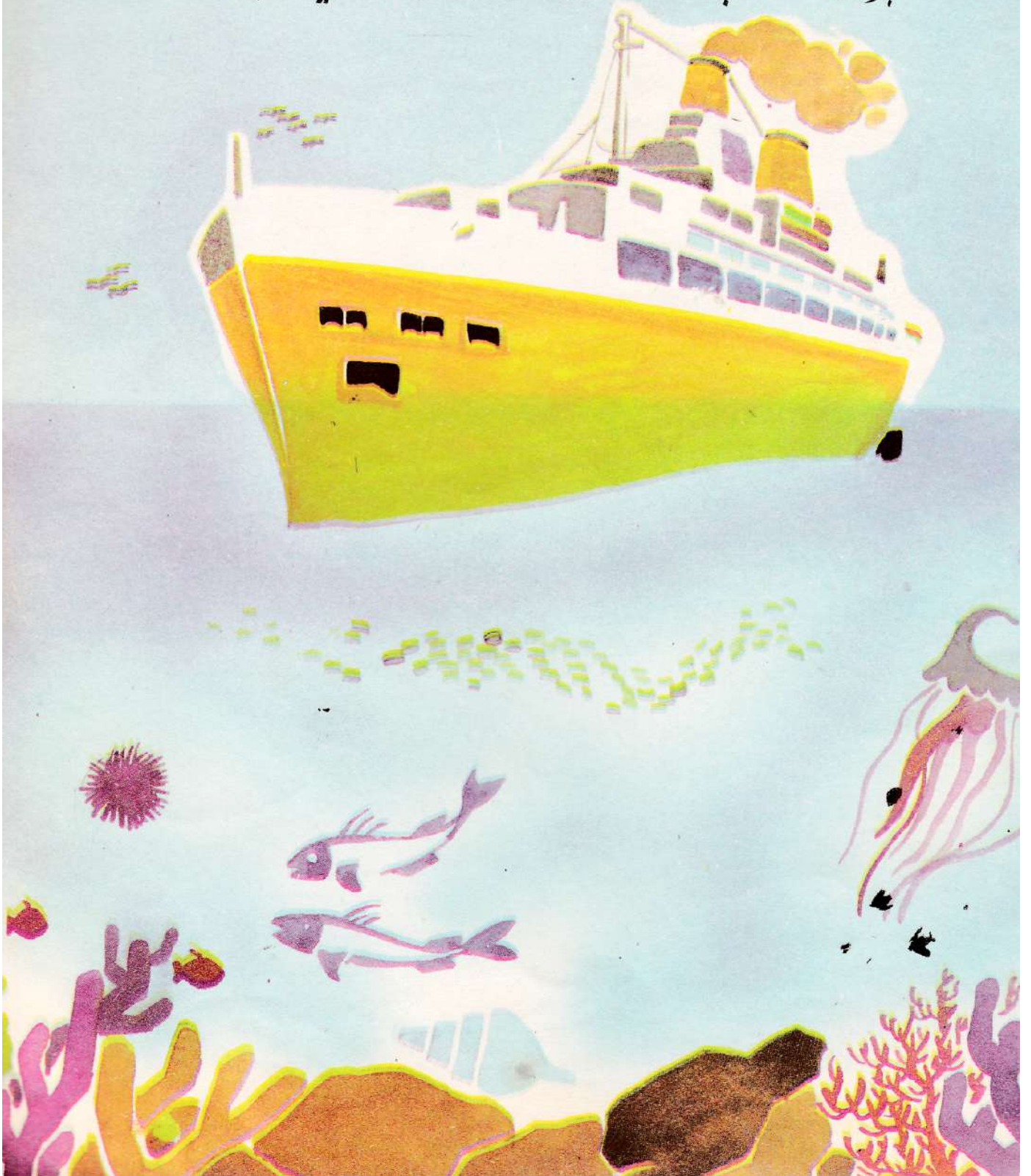
اور چاند ! ایک زمانہ تھا جب چاند دور کا خواب تھا لیکن
میرے ننھے دوست، اب تو آدمی چاند پر پہنچ چکا ہے ۔
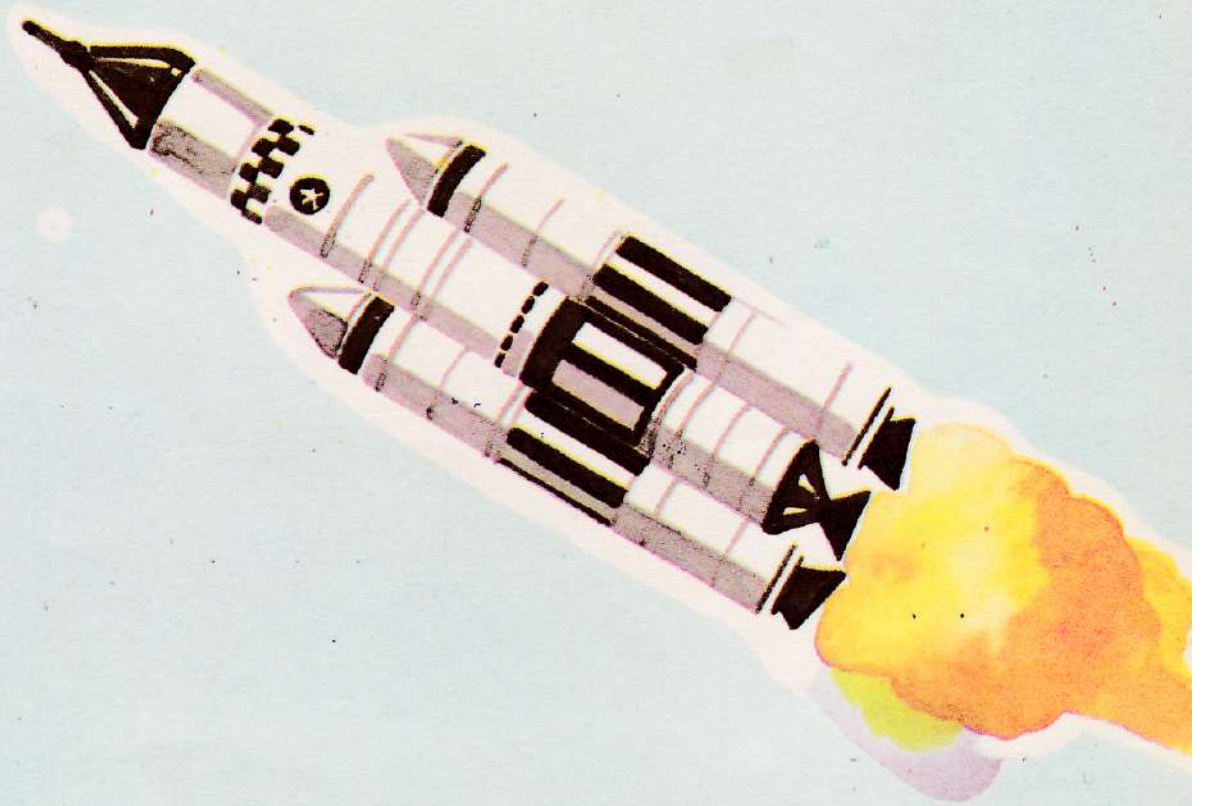
ہو سکتا ہے تم ایک دن گگارن اور راکیش شرما کی طرح خلائی
مسافر بن جاؤ اور تب تم چاند تک ضرور پہنچو گے۔،،

موتھو یہ سب سُن کر خوشی سے جھوم اُٹھا۔
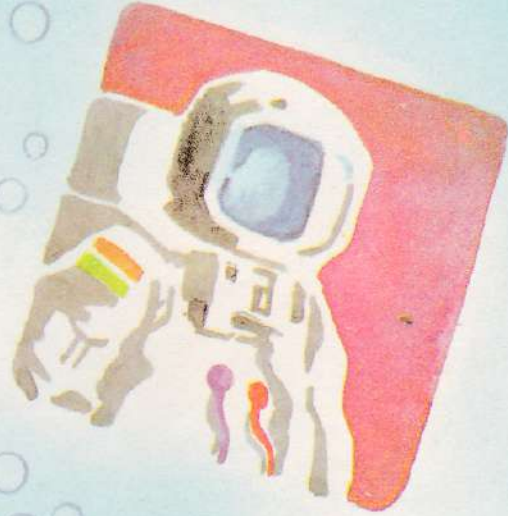
اس نے طے کیا کہ وہ بڑا ہو کر پائلٹ یا جہازراں، صحرانورد یا خلائی مسافر
بنے گا۔
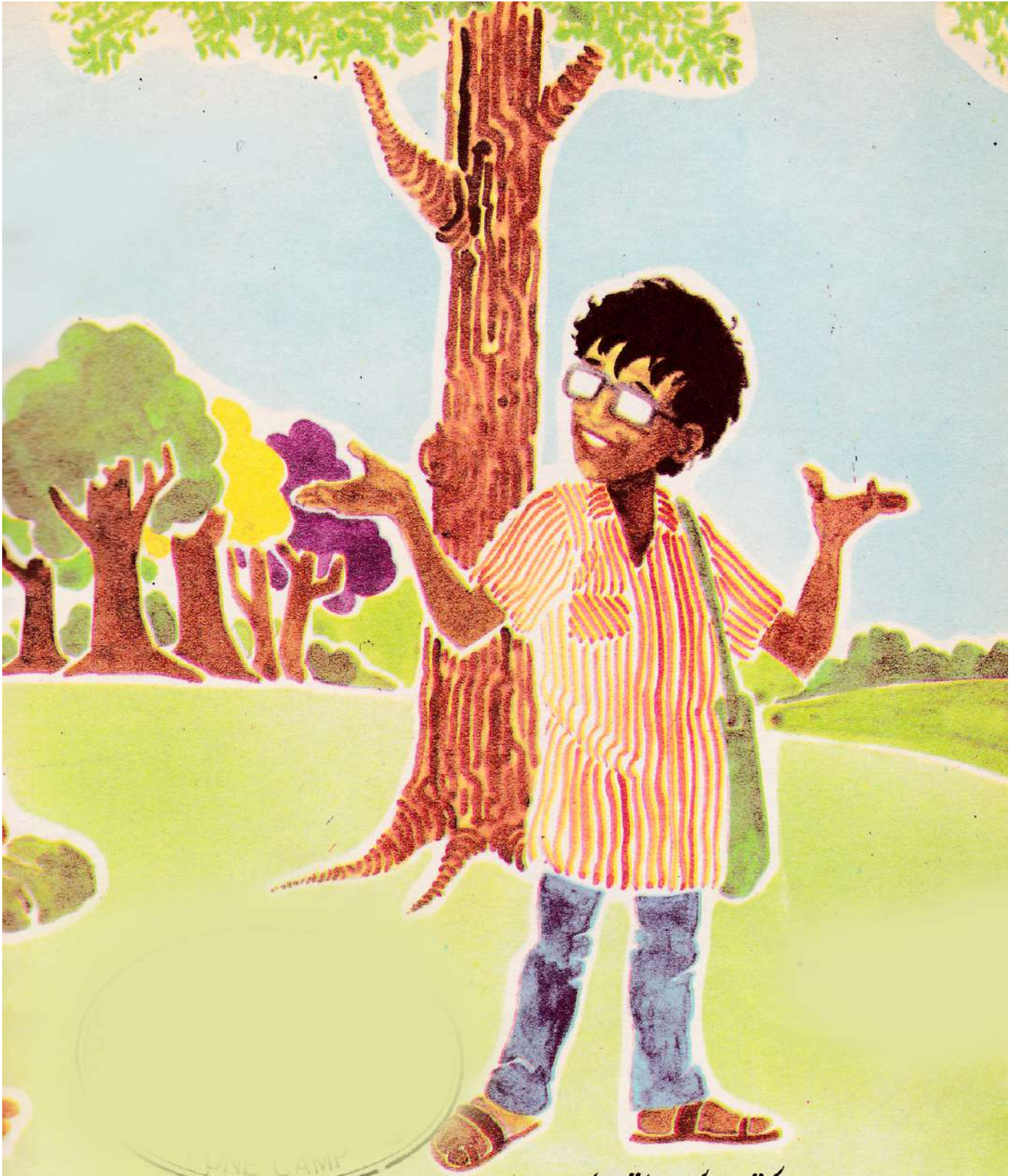
ہوسکتا ہے کہ موتھو ایک قابل استاد بنے اور بچوں کو
بتا سکے کہ ان کے خواب حقیقت بن سکتے ہیں۔

Printed at : Aravali Printer New D